

## ماہ رمضان میں صدقہ کرنا

صدقہ و خیرات گناہوں اور غلطیوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے، اور پھر صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھی ٹھنڈا کر دیتا ہے، اور اسی طرح صدقہ ایسی نیکی ہے جو روز قیامت صدقہ کرنے والے پر سایہ کرے گا...

اس کے علاوہ بھی صدقہ و خیرات کے بہت سے فضائل ہیں جو صدقہ کرنے والے کو خاص ہوتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ جود و سخا اور صدقہ کرنے کا مہینہ ہے، اس لیے ہم تین اعتبار سے اس موضوع کو سمیٹنے کی کوشش کرتے ہیں:

اول: رمضان المبارک میں جود و سخا.

دوم: جود و سخا کے دس مرتبے.

سوم: رمضان المبارک تک زکاۃ کی ادائیگی میں تاخیر کرنا.

1 - رمضان المبارک میں جود و سخا:

ماہ رمضان خیر و برکت اور اطاعت کا مہینہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ بہتر اخلاق حسنہ کے مالک اور ان میں سب سے زیادہ اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے تھے لیکن اس کے باوجود رمضان المبارک میں باقی ایام سے زیادہ اطاعت و فرمانبرداری اور سخاوت کرتے.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں اس سے بھی زیادہ سخاوت کرتے، اس میں صدقہ و احسان اور قرآن مجید کی تلاوت اور نماز، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اعتکاف کثرت سے کرتے تھے. دیکھیں: زاد المعاد ( 2 / 32 ) .

اور صحابہ کرام کی نظریں جس پر کثرت سے پڑیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک میں جود و سخا تھی، سخاوت یہ ہے کہ کسی ضرورت مند کو وہ چیز دی جائے جو اسے ضرورت ہو، یہ اس فضول خرچی کی طرح نہیں جو حد سے تجاوز ہوتی ہے، اور بعض اوقات اپنی جگہ پر بھی نہیں ہوتی.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

جود و سخا اور فضول خرچی میں فرق یہ ہے کہ: سخی حکمت والا ہوتا ہے وہ اپنی سخاوت اس کی جگہ پر رکھتا ہے ( یعنی سخاوت وہاں کرتا ہے جہاں ضرورت ہو) اور فضول خرچ کرنے والا اسراف کرتا ہے بعض اوقات اس کی دی ہوئی چیز موقع پر ہوتی ہے لیکن اکثر اوقات وہ اپنی جگہ پر نہیں ہوتی. دیکھیں: الروح ( 235 ) .

انس رضي الله تعالى عنه بيان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلي الله عليه وسلم سب لوگوں سے خوبصورت اور سب لوگوں سے زیادہ جود وسخا کے مالک اور سب لوگوں سے بہادر تھے۔ صحیح بخاري ( 5686 ) صحیح مسلم ( 2307 ) .

ابن عباس رضي الله تعالى عنه بيان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلي الله عليه وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخي تھے، اور رمضان المبارك میں جب جبریل امين عليه السلام آپ سے ملتے تو اس وقت اور بھی زیادہ سخي ہوتے، اور جبریل عليه السلام رمضان المبارك کی ہر رات نبی کریم صلي الله عليه وسلم سے ملکر قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے، تو رسول کریم صلي الله عليه وسلم بھلائی اور خیر میں تند وتیز ہوا سے بھی زیادہ سخي تھے۔ صحیح بخاري حدیث نمبر ( 6 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2308 ) .

اور بخاري شريف كى ايك روايت ميں ہے کہ:

ابن عباس رضي الله تعالى عنهما بيان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلي الله عليه وسلم خير وبھلائی میں سب لوگوں سے زیادہ سخي تھے، اور رمضان المبارك میں اور بھی زیادہ سخي ہو جاتے اس لیے کہ رمضان کی ہر رات انہیں جبریل امين عليه السلام ملتے تھے۔ صحیح بخاري حدیث نمبر ( 4711 ) .

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

وقت میں سے جو مجموعی طور ذکر ہو ( وہ رمضان ہے ) اور جس کے ساتھ نازل ہوا ( وہ قرآن مجید ہے ) اور نازل ہونے والا ( جبریل امين عليه السلام ہیں ) اور جود وسخا کی زیادہ میں مذاکرہ ہوا ..

اور المرسلۃ کا معنی بھیجی گئی یعنی جود وسخا کی تیزی میں ہوا سے بھی زیادہ تیز تھے، اور المرسلۃ کہ کر اس کی رحمت کے دوام اور ہمیشگی اور ان کی جود وسخا کے عمومی نفع کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جس طرح جب ہوا چلتی ہے تو جس پر بھی چلے اسے ہی فائدہ ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی عام ہے۔

دیکھیں: فتح الباري ( 1 / 31 ) .

اور وہ کہتے ہیں:

اور اس لیے بھی کہ بعض اوقات ہوا بند ہو جاتی ہے، اور اس میں احترا س یعنی بچاؤ پایا جاتا ہے اس لیے کہ ہوا نقصان دہ اور بے فائدہ بھی ہوتی اور ہوا کی ایک قسم خیر کی خوشخبری دینے والی بھی تو یہاں المرسلۃ کا وصف دیا تا کہ دوسری قسم کی تعیین ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرف اشارہ کیا:

{ اور وہی ہے جو خوشخبری والی ہوائیں بھیجتا ہے } { اور اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے ہواؤں کو بھیجا } وغیرہ

لہذا بھیجی ہوئی ہوا اپنی مدت میں چلتی رہتی ہے اور اسی طرح نبی کریم صلي الله عليه وسلم کا عمل بھی

رمضان المبارك میں ہمیشہ ہوتا اس میں انقطاع نہیں آتا تھا .

دیکھیں: فتح الباري ( 9 / 45 ) .

2 - جود وسخا کی صورتیں اور مرتبے:

ابن قيم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

جود وسخا کے دس مراتب ہیں:

اول: نفس کی سخاوت : اور یہ درجہ اور مرتبہ سب سے بلند اور اعلیٰ ہے جیسا کہ شاعر کا قول ہے:  
جب بخیل اس کا بخل کیا تو وہ نفس کی سخاوت کرتا ہے، اور نفس کی سخاوت جو دوسرا کی سب سے آخری حد ہے۔

دوم : سرداری کے ساتھ سخاوت:

یہ سخاوت کا دوسرا مرتبہ ہے، لہذا سخی اپنی سخاوت کو سرداری کا امتحان سمجھتا ہے اور اس کے ساتھ ملتمس کی حاجت و ضروریات کو پوری کرتا ہے۔

سوم: اپنی راحت و آرام اور آسودگی و خوشحالی اور نفس کے آرام کی سخاوت ، تو اس کے ساتھ دسروں کی مصلحت کے لیے خود تھکاؤ اور مشکلات برداشت کرتا ہے، اور اس سخاوت میں انسان اپنی نیند اور لذت وغیرہ قربان کرتا ہے، جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

اس شعر کا معنی یہ ہے: یہ شخص بہت کرم و سخا والا ہے اس پر سخاوت نے غلبہ حاصل کر لیا ہے حتیٰ کہ اگر کوئی سائل سوال کرے اور اس کا یہ مطالبہ ہو کہ وہ اسے ساری نیند دے دے تو یہ اس کے سوال پر عمل کرے اور بالکل نہیں سوتا .

چہارم: علم کی دولت خرچ کر کے سخاوت کرنا:

یہ جو دوسرا سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے، علم کی سخاوت مال کی سخاوت سے بھی افضل ہے، اس لیے کہ علم مال سے بھی زیادہ شرف و مرتبہ رکھتا ہے، اور علم کے ساتھ سخاوت میں لوگ کئی درجات اور مراتب میں بٹے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضہ ہے کہ اس سے بخیل کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا، اس کی سخاوت یہ ہے کہ جب بھی کوئی سوال کرے آپ اس پر خرچ کریں بلکہ اس پر علم کی بارش کر دیں، اور علم کی سخاوت میں یہ بھی ہے کہ جب کوئی سائل سوال کرے تو اس کا مکمل مکمل اور ہر ناحیہ سے جواب دیں۔

پنجم: منصب و مرتبہ کے ساتھ نفع پہنچا کر سخاوت کرنا: جیسا کہ کسی کی سفارش کرنا، یا کسی شخص

کے ساتھ چل کر کسی افسر اور حکمران کے پاس جانا وغیرہ اور یہ منصب و مرتبہ کی زکاۃ ہے جس کا بندے سے مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ وہ اسے صرف کرے جیسا کہ علم کی زکاۃ تعلیم دینا ہے۔

ششم: بدنی نفع دے کر سخاوت کرنا یہ کئی قسم کی ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

ہے:

( ہر صبح جس میں سورج طلوع ہوتا ہے تم سے ہر ایک کے جوڑ پر صدقہ ہے دو اشخاص کے مابین عدل و انصاف کرنا صدقہ ہے، اور اپنی سواری پر کسی دوسرے کو سوار کر کے اس کی مدد کرنا صدقہ ہے، یا اس کا سامان اٹھا لے یہ بھی صدقہ ہے، اور اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے، اور نماز کے لیے ہر قدم اٹھانا صدقہ ہے، اور راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے ) متفق علیہ۔

ہفتم: عزت کی سخاوت کرنا: وہ اس طرح کہ جس نے بھی اسے گالی نکالی یا برا کہا اسے معاف کرنا اس قسم

کی سخاوت میں سینہ کی سلامتی اور دل کی راحت اور مخلوق کی دشمنی سے چھٹکارا ہے۔

ہشتم: صبر و تحمل اور چشم پوشی کے ساتھ سخاوت کرنا: سخاوت کے مراتب میں سے یہ مرتبہ بہت ہی شرف والا ہے، اور سخاوت کرنے والے کے لیے مال کی سخاوت سے زیادہ نفع مند اور اس میں اس کی عزت و نصرت ہے اس میں اپنے نفس پر کنٹرول اور اس کے لیے شرف کا مقام ہے، اس کی قدرت صرف بڑے دل کے لوگ ہی رکھتے ہیں، جس پر مال کی سخاوت مشکل ہو اسے یہ سخاوت کرنی چاہیے کیونکہ آخرت سے قبل دنیا میں ہی اس کے بہت سے اچھے اور بہتر نتائج نکلتے ہیں۔

نہم: اخلاق اور خوش طبعی و ہشاش بشاش چہرہ کی سخاوت: یہ قسم صبر و تحمل اور عفودرگزر سے بھی اوپر ہے، اور اسی پر عمل کرنے والے کو یہ عمل روزہ دار اور قیام کرنے والے کے درجہ پر فائز کرتا ہے اور ترازو میں سب سے وزنی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

( نیکی میں سے کچھ بھی حقیر نہ جانو، اگرچہ تم اپنے بھائی کو ملو تو اس کے ساتھ ہشاش بشاش چہرہ

کے ساتھ ملو )

اور اس سخاوت میں ایسے فائدے اور نفعے اور کئی قسم کی مصلحتیں ہیں جنہیں بندہ اپنی حالت سے نہیں پاسکتا لیکن بندہ لوگوں کو اپنے اخلاق اور صبر و تحمل سے اپنا گرویدہ بنا سکتا ہے۔

دہم: لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اسے ترک کر کے سخاوت کرنا: لہذا جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی جانب متوجہ نہ ہو اور اس کے دل پر بھی اس کو نہیں آنا چاہیے اور نہ ہی اس کی حالت اور زبان سے یہ ظاہر ہو، اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی کہا ہے: یہ نفس کی سخاوت کرنے سے افضل ہے، تقدیر زبان حال سے فقیر کو یہ کہتی ہے تو سخی ہے: اگر تجھے میں نے وہ چیز نہیں دی جو لوگوں پر سخاوت کرے تو ان کے اموال سے بے رغبتی کر کے سخاوت کر اور جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہے انہیں کے پاس رہنے دے اور جود و سخامیں ان کے ساتھ مقابلہ کر اور راحت میں ان سے علیحدہ رہ ۔

جود و سخا کے ہر مرتبہ کی دل اور حال پر ایک خاص تاثیر ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سخاوت کرنے والے کو زیادہ دینے کی ضمانت اور سخاوت نہ کرنے والے کے مال کو تلف کرنے کی ضمانت دی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

دیکھیں: مدارج السالکین ( 2 / 293 - 296 ) کچھ کمی و بیشی کے ساتھ۔

3 - رمضان تک زکاۃ کی ادائیگی مؤخر کرنی :

اللہ تعالیٰ نے اصحاب اموال جن کا مال زکاۃ کے نصاب کو پہنچے ان پر زکاۃ فرض کی ہے اور ہر مال کا نصاب مقرر ہے، اور زکاۃ عبادت اور دین اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے، لہذا جب سال مکمل ہو جائے یا پھر زمین کی فصل پیدا ہو تو صاحب مال اور کسان پر زکاۃ فرض ہو جاتی ہے اس لیے اسے زکاۃ کی ادائیگی میں جلدی کرنی چاہیے، اس کے لیے قسطوں میں زکاۃ نکالنی جائز نہیں اور نہ ہی وہ رمضان یا کسی اور مہینہ تک مؤخر کر سکتا ہے، لیکن ضرورت کی بنا پر ایسا ہو سکتا ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

زکاة فوراً واجب ہوجاتی ہے، لہذا استطاعت اور قدرت ہو اور کسی ضرر کا بھی خدشہ نہ ہو تو اس میں تاخیر کرنا جائز نہیں، امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہی قول ہے..

دیکھیں: المغنی ( 2 / 289 - 290 )

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

کیا رمضان میں زکاة کی ادائیگی کرنا افضل ہے، باوجود اس کے کہ یہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

زکاة بھی دوسرے خیر و بھلائی کے کاموں کی طرح ہے لہذا فضیلت والے اوقات میں یہ بھی افضل ہوگی، لیکن زکاة جب بھی واجب ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو انسان پر اس کی ادائیگی واجب ہوجاتی ہے اور اسے رمضان تک مؤخر نہیں کیا جاسکتا، لہذا اگر اس کے مال پر رجب میں ایک سال پورا ہوتا ہے تو اسے رمضان تک مؤخر کرنا صحیح نہیں بلکہ رجب میں ہی ادا کرے، اور اگر اس کا سال محرم میں پورا ہوتا ہو تو اسے رمضان تک مؤخر نہیں کر سکتا، لیکن اگر سال رمضان میں پورا ہوتا ہو تو زکاة رمضان میں ہی نکالی جائے گی .

دیکھیں فتاویٰ اسلامیة ( 2 / 164 ) .